رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓي اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی ⁂ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۴ | مورخہ ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۷ر ذیقعد سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح

ایک تبلیغی وفد جو ضلع گورداسپور کے دیہات میں دورہ کریگا۔ اور جس کا پروگرام اسی اخبار میں درج کیا گیا ہے۔ روانہ ہو گیا ہے۔ ضلع ہذا میں پورے طور پر تبلیغ کرنے کے لئے دفتر تالیف و اشاعت نے جو انتظام کیا ہے۔ اسکے ماتحت یہ پہلا وفد روانہ ہوا ہے۔

۱۰ر جولائی کو شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کی دعوت ولیمہ تھی۔ جسمیں لوگوں کی خاصی تعداد مدعو تھی:۔

ایام زیر رپورٹ میں اگرچہ آسمان ابر آلود رہا۔ لیکن سوائے معمولی بوندا باندی کے کچھ نہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنا رحم فرمائے +

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۴ر جولائی کو حضرت اقدس کی طبیعت مبارک بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور قریباً بارہ بجے دوپہر تک مشاغل تصنیف میں مصروف رہتے ہیں اور بعد از نماز ظہر و مغرب نماز کے کمرے میں تشریف رکھتے ہیں۔ جہاں دیر تک سلسلہ گفتگو جاری رہتا ہے۔ اکثر احباب باہر کے بھی حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہو کر مستفیض ہوتے ہیں۔ ۴ر جولائی کو بعد نماز ظہر ایک پارسی صاحب جو کہ پارسیوں کے ایک بڑے فرقہ کے دستور (یعنی لیڈر) ہیں۔ حضور کی زیارت کو حاضر ہوئے قریباً تین گھنٹے تک حضور سے مختلف موضوع پر گفتگو کرتے رہے۔ علاوہ سیاسی گفتگو کے مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ جس کی مختصر رپورٹ الگ بعد میں انشاء اللہ بھیجونگا۔ یہ صاحب ایک معمر اور بہت ہی باخلاق شخص ہیں۔ گفتگو کے درمیان نماز عصر کا وقت آ گیا حضور نے نماز پڑھائی۔ اس اثناء میں پارسی صاحب نے بھی اپنے طریق پر ہمارے ساتھ نماز ادا کی۔ نماز کے بعد سلسلہ کلام جاری رہا۔ پارسی صاحب بہت ہی اچھا اثر لیکر گئے۔ بعد نماز مغرب حضور نے جناب خلیفہ نور الدین صاحب سے کشمیر میں توسیع جماعت میں نئے گاؤں کے متعلق گفتگو فرمائی۔

۵ر جولائی کو حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی رہی اور حضور نے فرمایا کہ آج قریباً تین ماہ کے بعد ٹمپریچر نارمل ہوا ہے۔ حضور بعد از نماز عصر کشتی میں بیٹھ کر سیر کو تشریف لے گئے۔

۶ر جولائی کو بھی طبیعت بہت اچھی رہی۔ ناسنور کی جماعت حضور کی زیارت کو حاضر ہوئی۔ حضور بعد نماز ظہر ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ عصر کے بعد حضور سیر کو تشریف لیگئے۔

۷ر جولائی حضور بمعہ خاندان نبوت اور اہلبیت اور خدام نشاط باغ کی سیر کو تشریف لیگئے۔ تمام دن وہیں گذارا۔ عصر کے بعد حضور کو کچھ حرارت ہو گئی۔ بوجہ حرارت کی زیادتی کے حضور نے

...ر خود نہ پڑھائی۔
...ر جولائی کی صبح کی نماز میں حضور بوجہ بخار کے تشریف نہ لاسکے۔
... خطبہ جمعہ حضور نے ہی پڑھایا۔ طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے
والحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار سید محمود اللہ شاہ

اخبار احمدیہ

چودہری فتح محمد صاحب سیال کی لنڈن سے واپسی

چودہری فتح محمد صاحب سیال بتاریخ ۱۵ر جولائی ۱۹۲۱ء کو بعزم حج ولایت سے روانہ ہونگے۔ اور بعد از حج ماہ ستمبر ۱۹۲۱ء میں دارالامان پہنچیں گے۔ انشاء اللہ۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخیر و عافیت یہاں لادے۔

مفت اخبار

شیخ مختار بنی صاحب ہیڈ کلرک آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے انجینیر نگ ورکشاپ بندر روڈ سکھر۔ ترقی عہدہ کے شکریہ میں ۳ ماہ کے لئے کسی ایسے غریب بھائی احمدی کے نام الفضل جاری کرانا چاہتے ہیں۔ جس کی تصدیق سکرٹری انجمن احمدیہ کرے۔ اور آپ نے عہدہ پر استقلال کی دعا کی استدعا سب بھائیوں سے کرتے ہیں۔ مینیجر الفضل

بصرہ کے احمدی بھائی توجہ کریں

بصرہ سے ایک صاحب تصدق حسین نام جیس ایم۔ ٹی کمپنی مکینہ بصرہ لکھتے ہیں کہ ان کو احمدی احباب جو اس نواح میں رہتے ہوں۔ ملیں۔ اور احمدیت کے متعلق واقفیت بہم پہنچائیں۔

امتحان میں کامیابی

خاکسار اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خاص دعاؤں کی برکت سے اس سال امتحان ایف۔ ای۔ ایل (یعنی امتحان وکالت سال اول) میں کامیاب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار غلام حیدر احمدی متعلم لا کالج لاہور از پنڈی لالہ گجرات

اعلان نکاح

۴ر جون ۱۹۲۱ء کو سید سلیم شاہ صاحب ابن سید نظام شاہ صاحب جہلم کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر آمنہ بنت سید محمد اسمٰعیل صاحب ...

ہیڈ کلرک بیت المال قادیان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ خدا مبارک کرے۔

ولادت

مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۳۰ر شوال ۱۳۳۹ھ بروز جمعرات بوقت ۶ بجے صبح عاجز کے گھر میں دوسرا فرزند نرینہ متولد ہوا ہے۔ جس کا نام احمد مصطفےٰ خان رکھا گیا۔ میں تمام احمدی احباب سے ملتمس ہوں۔ کہ وہ مولود کے حق میں دلی جوش سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکو دین و دنیا میں ایک نیک انسان بنائے۔ آمین

عاجز مہر محمد خان شہاب احمدی۔ نائب ایڈیٹر الفضل

درخواست دعا

میں اور میرا تمام خاندان (جو غیر احمدی ہے) ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں احمدی احباب دعا فرمادیں۔

خاکسار الطاف حسین احمدی انجلی۔

نماز جنازہ

میری اہلیہ بچہ پیدا ہونے کے چھ روز بعد اس دار فانی سے عالم جاودانی کو چل بسی۔ احباب جنازہ غائب پڑہیں اور مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ محمد شفیع سکرٹری فیاض ...

میری اہلیہ بتاریخ ۴ر جولائی ۱۹۲۱ء بقضائے الٰہی ایک عرصہ بیمار رہکر اس فانی دنیا سے بطرف جاودانی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑہیں۔

شیخ تجمل حسین احمدی از لطور ضلع بجنور۔

خاکسار کے بڑے بھائی شیخ علی احمد صاحب گرداور قانونگوئی جو ایک بڑے ہی متقی احمدی تھے۔ چند روز بعارضہ نمونیا بیمار رہکر اس عالم فانی سے رحلت فرماگئے (تاریخ وفات ۲ر جولائی ۱۹۲۱ء) احباب سے درخواست نماز جنازہ غائب ہے۔

خاکسار شیخ مظفر احمد ہیڈ کلارک توپخانہ ۲۸ کوہاٹ

خاکسار کی اہلیہ ۲۰ر جون کو اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو رحلت کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے جنازہ پڑہنے کی درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرحیم خیاط چھاؤنی کانپور

بعارضہ بخار نجابت علی خان صاحب کرسی نشین و اسیسر و معافیدار سرکار ... سکنہ کریام ضلع جالندھر نے ۶ر جولائی ...

پہلا تبلیغی دورہ شروع

پہلا دورہ تبلیغ شروع ہو گیا ہے جس کا پروگرام حسب ذیل ہے۔ اسمیں امیر وفد حافظ جمال احمد صاحب ہونگے۔ اور ان کے ساتھ شیخ چراغ دین صاحب نو مسلم۔ فلاسفر اللہ دین صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی شہزادہ عبد المجید اور مولوی زین العابدین صاحب آف ماریشس ہونگے۔ چار موخر الذکر اصحاب کو باری باری ان کے ساتھ ایک ایک ہفتہ کے لئے رہنا ہوگا۔

تاریخ			از		تک
۱۱ر جولائی	صبح		قادیان	سے	ہرچووال
۱۲	"	"	ہرچووال	سے	بیری
۱۳	"	"	بیری	سے	بھیرو چیچی
۱۴ر			قیام بھیرو چیچی۔		
۱۵۔ جولائی	صبح		بھیرو چیچی	سے	شتیقہ بھٹیاں
۱۶	"	"	شتیقہ بھٹیاں	سے	بگول
۱۷	"	"	بگول	سے	بھٹیاں
۱۸	"	"	بھٹیاں	سے	کاہنو وان
۱۹	"	"	کاہنو وان	سے	سٹھیالی
۲۰ جولائی۔			قیام سٹھیالی		
۲۱	"	"	سٹھیالی	سے	لمین کرال
۲۲	"	"	لمین کرال	سے	بہادر
۲۳	"	"	بہادر	سے	غازی کوٹ
۲۴	"	"	غازی کوٹ	سے	بھنگواں
۲۵	"	"	بھنگواں	سے	طالب پورہ
۲۶	"	"	طالب پورہ	سے	پنڈوری
۲۷	"	"	پنڈوری	سے	واپس قادیان

ضلع گورداسپور کے پورے دورے کے چار حصے کئے گئے ہیں جنمیں سے یہ پہلا حصہ ہے۔ زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت

منشی اور مولوی فاضلوں کو اطلاع

جو اصحاب امتحان مولوی فاضل یا منشی فاضل پاس کر چکے ہیں وہ اگر سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں چھ ماہ کے لئے ٹریننگ حاصل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ء

ہمارے ایڈریس پر
اُردو اخبارات کی نکتہ چینی

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں ہمارا جو ایڈریس پیش ہُوا۔ اُس پر اور اس کے جواب پر ہندوستان کے تقریبًا تمام اخبارات نے اپنے اپنے رنگ میں رائے زنی کی ہے۔ اور خاصکر مسلمان اردو اخبارات نے بہت کچھ لکھا ہے۔ جن سیاسی امور کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان کے متعلق تو ہم اسی قدر کہدینا کافی سمجھتے ہیں کہ ہر ایک اپنی رائے کا آپ ذمہ دار ہے ہمیں ضرورت نہیں کہ ان پر کسی قسم کی جرح کریں۔ اور نہ ہمارے اخبار کے دائرہ عمل میں یہ بات داخل ہے۔ ہاں مسئلہ جہاد چونکہ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ہمارے ایڈریس کا حوالہ دیکر جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا جواب دینا ضروری سمجھتے ہیں۔

ہمارے ایڈریس کا وہ حصہ جس پر جہاد کے متعلق نکتہ چینی کی گئی ہے یہ ہے کہ:۔

"جس وقت آپ (حضرت مرزا صاحب) نے دعویٰ کیا ہے۔ اسوقت تمام عالم اسلامی جہاد کے خیالات سے گونج رہا تھا۔ اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پٹرول کے پیپہ کی طرح بھڑکنے کے لئے صرف ایک دیا سلائی کا محتاج تھا۔ مگر بانی سلسلہ نے اس خیال کی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی۔ کہ ابھی چند سال نہیں گذرے تھے کہ گورنمنٹ کو اپنے دل میں اقرار کرنا پڑا۔ کہ وہ سلسلہ جسے وہ امن کے لئے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی۔ اس کے لئے ایک غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔"

اس پر ہمعصر ہمدم اپنی اشاعت ۳۰ر جون میں لکھتا ہے کہ:۔

"احمدیہ وفد کے ایڈریس میں "جہاد" کے مسئلہ اسلامی مسئلہ پر بھی اس طریقہ سے اظہار خیالات کیا گیا جس سے مخالفین کو دین اسلام پر نکتہ چینی کرنے کا کافی موقع مل سکتا ہے۔ کیونکہ احمدیہ ایڈریس میں خاص طور سے نائب السلطنت ہند کو توجہ دلائی گئی ہے کہ جماعت مذکور کے بانی نے تلوار کے جہاد کو بالکل ممنوع قرار دیا ہے۔ اور اس کو موجودہ وقت کی اسپرٹ کے سراسر منافی سمجھا ہے۔ حالانکہ مشہور آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے بموجب مذہب اسلام کے جملہ اصول قیامت تک کے لئے معین ہو چکے ہیں۔"

(۲) "یورپ کا اسلام پر سب سے بڑا اعتراض یہی ہے کہ وہ بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ حالانکہ اسلام مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر و تشدد کرنے سے روکتا ہے اور "جہاد" جس کو مخالفین کی طرف سے ایسی خطرناک صورت میں دکھایا جاتا ہے۔ صرف آخری وقت بمقابلہ اعدا اپنی جانوں سے بڑھ کر عقائد مذہبی کی حفاظت کرنے کے لئے روا رکھا گیا ہے یہ صورت اگر باقی نہ رہے۔ تو نظام عالم کا سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔ اور ظالموں کو ان کی شقاوت آمیز حرکات سے روکنے والا کوئی ذریعہ باقی نہ رہے۔"

(۳) "اسلامی جہاد" ایسی تمام خود غرضیوں اور جابرانہ طریقوں سے بری ہے۔ اور جن مقاصد پر وہ مبنی کیا ہے۔ ان پر مسلمانوں کی حیات قومی کا دارومدار ہے یہ درحقیقت اسلام پر ایک سخت ظلم ہے۔ کہ اس کے اہم ترین مسئلہ جہاد کو اس زمانہ کے نامناسب قرار دیا جائے۔"

(۴) "اس ایک بات سے قادیانی جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو عام اہل اسلام سے الگ کر لیا ہے۔ اور مخالفین اسلام کو اسپر حملہ کرنے کے لئے ایک ہتھیار بہم پہنچایا ہے۔"

ہمیں معاف کیا جائے۔ اگر ہم کہیں کہ ہمارے خلاف "ہمدم" کی اس خامہ فرسائی کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس نے ہمارے عقیدہ متعلقہ جہاد کے سمجھنے کی کوشش نہیں کی حقیقت یہ ہے کہ جہاد کے صحیح معنوں اور مفہوم پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ اعتراض اگر ہے۔ تو ان معنوں پر ہے۔ جو بدقسمتی سے اس زمانہ کے مسلمانوں میں خلاف منشاء خدا اور رسول رواج پا گئے۔ اور جن کے اب تک وہ لوگ قائل ہیں۔ جو ایسے "امام مہدی" کے آنے کے منتظر ہیں جس کا کام ہی یہ ہو گا۔ کہ تلوار کے ذریعہ تمام غیر مذاہب کے لوگوں کو ہلاک کر دے یا مسلمان بنا لے۔

ہم خیال نہیں کرتے۔ کہ "ہمدم" مسلمانوں کے اس عقیدہ سے ناواقف ہو گا۔ لیکن اگر ناواقف ہو۔ تو ایسے امام مہدی کا انتظار کرنے والوں سے پوچھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ ان کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی دوبارہ آمد سے ان کی کیا کیا امیدیں وابستہ ہیں۔

کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ان کا عقیدہ ہے۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ آکر "جہاد" کا اعلان کرینگے۔ اور تلوار سے اسلام کو پھیلائینگے۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ قادیان میں غیر احمدیوں کا ہمارے خلاف جو جلسہ ہُوا۔ اس میں بڑے بڑے جبہ پوشوں نے بڑے زور کے ساتھ یہ اعتراض بھی پیش کیا۔ کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰ تو جس وقت آئینگے اسوقت تمام مذاہب کو مٹا دینگے۔ اور صرف اسلام ہی باقی رہ جائیگا۔ دیگر مذاہب کا کوئی ایک بھی شخص باقی نہیں رہیگا۔ غیر مسلم یا تو مسلمان ہو جائینگے یا قتل کر دئے جائینگے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ اسلئے وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہیں۔

یہ اعتراض دیوبند کے مدرس اعلیٰ مولوی انور شاہ مولوی مرتضیٰ حسن چاندپوری اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے کیا۔ اور مولوی ثناء اللہ نے تو کندھوں پر ڈنڈا رکھکر

ہی
عر پڑھا کہ سہ

جاڑ کھاباں عرشوں آئیاں پنجاں آیا ڈنڈا
ڈنڈے باہجوں بجھدا ناہیں بے دینی دا کنڈا

ھا حضرت عیسیٰ اس کے مصداق ہونگے۔ ان کے ں ڈنڈا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یا تو سب مذاہب والے لام قبول کرینگے۔ یا قتل کردئے جائینگے۔

یہ ہے وہ جہاد جو مسلمان سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور جس امید انہوں نے حضرت عیسےٰ اور امام مہدی سے رکھی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اسی کا رد کیا۔ اور ں کا ذکر ایڈریس میں کیا گیا۔ چنانچہ لکھا گیا کہ :۔

ہ جو لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے تھے۔ وہ تو اس امر کی سچائی کے قائل ہوتے ہی تھے۔ جو سخت سے سخت مخالف تھے۔ اور جنھوں نے جہاد کے معنوں کے انکار کی وجہ سے جو لوگوں میں رائج تھے۔ بانی سلسلہ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ ان کو بھی دلائل کے زور کے آگے اپنے خیالات کو بدلنا پڑا۔"

دیا حضرت مسیح موعود نے جہاد کے ان معنوں کا ار کیا۔ جو لوگوں میں رائج ہو گئے تھے نہ کہ جہاد کے یح اور درست معنوں کا آپ نے انکار کیا۔ یا اسلام جب اد کا حکم دیتا ہے۔ اس کو منسوخ یا رد کردیا۔ اگر آپ سا کرتے۔ تو "ہمدم" وغیرہ کو یہ کہنے کا حق تھا کہ مرزا صاحب نے شریعت اسلام میں تغیر کردیا۔ لیکن جب ایسا نہیں ا گیا۔ بلکہ لوگوں میں جہاد کے جو غلط اور خلاف اسلام نی رائج تھے۔ ان کی تردید کی گئی۔ اور اس خوبی اور رگی کے ساتھ اور ایسے زبردست دلائل کے ذریعہ گئی۔ کہ جن کے مقابلہ کی تاب بعض اشد مخالفین بھی نہ سکے۔ اور انھیں آپ کا ہم نوا ہونا پڑا۔ تو یہ کونسی قابل عتراض بات ہے۔ اور کس طرح الیوم اکملت لکم دینکم کے خلاف ہے۔

اگرچہ ہمدم نے خود جو تعریف جہاد کی دوران اعتراض کی ہے۔ وہ بہت حد تک ہمارے معنوں کی مؤید ہے افسوس ہے۔ کہ عام مسلمان جہاد کی یہ صورت نہیں سمجھتے ہ میں جہاد کے جو معنے مروج ہیں۔ ان پر عمل سرحد میں ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک عیسائی اور ہر ایک ہندو اور ہر ایک سکھ کا خون اور مال اور عزت و آبرو ان نام نہاد غازیوں کیلئے حلال ہے۔ حالانکہ اس لوٹ کھسوٹ کی اسلام میں اجازت ہی نہیں۔

اختلاف مذہب کے باعث کسی کی جان لینا۔ عزت پر حملہ کرنا۔ مال لوٹنا۔ اور اپنے اس فعل شنیع کا نام جہاد رکھنا غلط ہے۔ پھر جس حکومت کے ماتحت مسلمان رہتے ہوں۔ اس کے ساتھ اس کے ملک میں بسنے کے دینی تکالیف کے باعث یا اپنے ہمقوم و ہم مذہب لوگوں کی تکالیف کے باعث جنگ کرنا اور اسکو جہاد کے نام سے موسوم کرنا جہاد کے غلط معنے اور اسلامی جہاد کا غلط استعمال ہے۔ اسی طرح کی اور بھی کئی صورتیں ہیں۔ جن کو ہم جہاد کا نام دینے کے لئے تیار نہیں اور ان معنوں میں لفظ جہاد کا استعمال قطعاً ناجائز سمجھتے ہیں۔

حیرت ہے کہ ہمارے ایڈریس میں جہاد کے غلط معنوں کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ اسپر تو اس قدر شور مچایا جا رہا ہے۔ لیکن ان دنوں اس مقدس اسلامی اصطلاح کی جس قدر تذلیل نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان اخباروں میں ہو رہی ہے۔ اس کی طرف خیال بھی نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اخبارات میں اس قسم کے جلی عنوانوں کے ماتحت خبریں شائع کی جا رہی ہیں کہ :۔

"شاہدان بازاری کے خلاف جہاد" (وکیل ۸ر جولائی)
یا "شراب کے خلاف جہاد" (رباب ۸ر جولائی)

جن لوگوں نے "جہاد" ان باتوں کو سمجھ رکھا ہو۔ ان کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ اس کے بے جا استعمال اور غلط مفہوم کا انکار کرنے والوں پر زبان طعن دراز کریں۔

ہمارے نزدیک شریعت اسلام نے جو جہاد بتایا ہے وہ تین قسم کا ہے۔ (۱) اعلیٰ (۲) اوسط (۳) ادنیٰ یا جہاد اکبر۔ جہاد کبیر اور جہاد اصغر اور جہاد بالسیف جہاد کی تیسری قسم ہے۔ اور یہ اسوقت جائز ہوتی ہے جبکہ کوئی حکومت بالجبر اسلام کے احکام پر عمل کرنے سے روکے یا مسلمان ہونے کی وجہ سے قتل کرے۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو ہم اس سے جہاد کرینگے۔ مگر اس کے ملک میں ہوتے ہوئے نہیں۔ بلکہ اول ہمیں اس کے ملک سے ہجرت کرنی پڑیگی۔ اس صورت میں ہمیں شریعت اسلام اجازت دیتی ہے۔ کہ ہم اس مخالف طاقت کے مقابلہ میں تلوار کو بے نیام کریں۔ پھر مر جائیں یا ماردیں۔

لوگوں نے جہاد کے جو معنے سمجھے ہوئے ہیں ہم انکو غلط سمجھتے ہیں۔ یورپ کا اعتراض بھی ان ہی معنوں پر ہے۔ اور انہی معنوں اور انہی کے مطابق عمل کا نتیجہ ہے۔ کہ یورپ میں اسلام کی صورت ڈراؤنی دکھلائی گئی ہے۔ مگر ہمعصر "ہمدم" کے نزدیک ہمارا جہاد کے غلط مفہوم کا انکار مخالفین اسلام کے لئے ایک اعتراض کرنے کا موجب ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اصل اسلام کا چہرہ تو اعتراض سے پاک ٹھہرتا ہے۔ البتہ جو اسلام لوگوں کے ذہن میں ہے اور جس کے لئے جہاد کے غلط معنے کئے گئے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ اسپر اعتراض ضرور ہوگا اور ہونا چاہیئے۔

ہم نے جو صورت جہاد کی پیش کی ہے۔ اس کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت شاہد ہے۔ سورہ حج کے رکوع ششم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

اذن للذین یقٰتلون بانھم ظلموا۔ وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ لوگوں کو لڑائی کی اجازت دیگئی ہے۔ اسلئے کہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور اللہ ان کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔ یہ مظلوم لوگ ہیں۔ جو اپنے وطنوں سے ناجائز طریق سے محض اسلئے نکالے گئے کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ یعنی مسلمان ہوگئے۔

ایسی حالت جب بھی پیدا ہو۔ جب ہی جہاد بالسیف کی اجازت ہوگی۔ لیکن جب تک ایسا نہ ہو۔ دین کیلئے تلوار اٹھانا یا یہ خیال رکھنا کہ کسی وقت ایسا کیا جائیگا سخت غلطی ہے۔ اور اسکو جہاد نہیں کہا جا سکتا۔

آنیوالے مسیح اور مہدی کے متعلق جو جو خیالات مسلمانوں کے ہیں۔ اور جن کی بناء پر وہ متوقع ہیں۔ کہ مسیح و مہدی آکر تمام کفار کا صفایا کر دینگے۔ اور ان کے خزائن

دفائن پر مسلمان بلا شرکت غیرے قابض و متصرف ہو جائینگے۔ ان کو کمینہ اور احمقانہ خیالات کہا گیا ہے جو شخص ان بدترین خیالات کو اسلام کے لئے عزت کا موجب خیال کرتا ہے۔ وہ مختار ہے۔ ہماری نزدیک یہ خیالات اسلام کی ہتک کرنیوالے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ کارنامہ ہے۔ کہ آپ نے ان خیالات کو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ میں سے نکالدیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ "بانی احمدیت نے جو کچھ جہاد کے بارے میں لکھا۔ وہ کوئی نئی بات نہ تھی" بلکہ اس بارہ میں سرسید اعظم کی پیش روی کو تسلیم کرنا چاہیئے (وکیل ۲۸ رجون) لیکن سرسید نے اگر جہاد کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ ان کے نزدیک امام مہدی کے فرائض نہیں۔ جو مسلمان سمجھتے ہیں۔ بلکہ انھوں نے مہدی کے وجود سے ہی انکار کر دیا ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے مہدی اور مسیح کی خبر کا انکار نہیں کیا۔ ہاں ان کے متعلق جو ناواجب توقعات تھیں۔ ان کو غلط ثابت کیا ہے۔ اگر سید صاحب کو حضرت مرزا صاحب کے لئے پیشرو بنایا جائے گا۔ اسلئے کہ انہوں نے جہاد کے خلاف ایک آدھ دفعہ کچھ کہا تو کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے واعظان توحید کو بھی آنحضرت ؐ کا پیشرو کہا جائیگا۔

علاوہ ازیں کتنے لوگ ہیں۔ جو سرسید کی کسی بات کو بلاچون و چرا تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں خوب یاد ہے۔ حال ہی میں جب ان کے وہ مضامین شائع کئے گئے۔ جنمیں انھوں نے خلافت ٹرکی کا انکار کیا ہے۔ تو صاف طور پر کہدیا گیا۔ کہ سرسید کوئی ہمارے مذہبی راہ نما نہیں ہیں۔ کہ ہم ان کی باتیں ماننے کے پابند ہوں۔ لیکن بالمقابل اس کے لاکھوں ایسے انسان ہیں۔ جو حضرت مرزا صاحب کے ہر ایک فیصلہ کا ماننا اپنے لئے فرض سمجھتے ہیں۔ پس اگر سرسید نے جہاد کے غلط معنوں کا رد کیا۔ تو اس بارے میں وہ عام لوگوں کو ہم نوا نہ بنا سکے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں سے ان کے پرانے اور غلط خیالات کو دور کر دیا ؛

اخبار "قومی رپورٹ مدراس" نے اپنی اشاعت ۹ رجون ۱۹۲۱ء میں بعنوان "قادیانی وفد اور لارڈ ریڈنگ" جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں شیعوں کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے متعلق لکھا ہے :۔

"حضرات شیعہ کو جو خلافت حاضرہ کا اعتقاد نہیں ہے۔ اسمیں ان کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ وہ اپنے ایک اصولی مسئلہ کی وجہ سے مجبور ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ خلافت موروثی ہے مگر جماعت قادیان کا ایسا کوئی بے غرضانہ اصول نہیں ہے۔ اس جماعت کا انکار خود غرضی کے اصول پر مبنی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خلافت مرزا صاحب کی مسلم ہے۔"

تعجب ہے کہ جناب ایڈیٹر صاحب قومی رپورٹ حضرات شیعہ کو محض "خلافت حاضرہ" سے بے اعتقاد بتاتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ "خلافت حاضرہ" سے ہی نہیں۔ خلافت راشدہ کے تین اولو العزم ارکان کی خلافت سے بھی حضرات شیعہ کو انکار شدید ہے۔ حتی کہ ان اولیاء اللہ کی شان مقدس میں ان کی زبان سے بے محابا ایسے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں۔ جو نہایت گندے اور ناپاک ہوتے ہیں۔

پھر کہا گیا ہے کہ شیعوں کا خلافت حاضرہ سے انکار ایک اصل کے باعث ہے۔ کہ خلافت موروثی ہے۔ اور اسلئے یہ خود غرضانہ انکار نہیں۔ مگر ہمارے خیال ہی میں نہیں۔ ہر شخص کے نزدیک وراثت کی بحث ہی خود غرضی سے ہوتی ہے۔ جو شخص وراثت میں قربانی نہیں کر سکتا۔ وہ کہاں بے نفس انسان ہو سکتا ہے۔ شیعوں کی تاریخ کو پڑھو۔ اور نہیں تو ناسخ التواریخ کی ... ورق گردانی کرو۔ کہ معمولی شیعہ نہیں۔ ان کے بڑے بڑے اس خود غرضی میں مبتلا نظر آتے ہیں اور خلافت کے حصول کے لئے بے تاب ہوئے جاتے ہیں ؛

شیعوں کے مقابلہ میں "خلافت حاضرہ" سے ہمارے انکار کو خود غرضی پر مبنی بتانا حد درجہ کی ناواقفی ہے۔ کیونکہ جس طرح شیعوں کے ہاں وراثت کی بحث ہے۔ اس طرح ہمارے ہاں کسی وراثت کا جھگڑا نہیں ہمارے نزدیک۔ چونکہ اسلامی خلافت کا اہل وہی انسان ہے۔ جسے خدا تعالی نے اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے مبعوث فرمایا۔ جس نے اسلام کی صداقت کو عظیم الشان نشانات کے ذریعہ ظاہر کیا جس نے لاکھوں انسانوں کی ایسی جماعت بنا دی۔ جو اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور جس نے اپنی زندگی کا حقیقی مقصد اشاعت اسلام قرار دے رکھا ہے۔ نہ کہ وہ لوگ جو بھولے سے بھی اشاعت اسلام کا خیال نہیں کرتے بادشاہ اور خلیفہ کہلا کر اسلام کو مٹتا دیکھتے ہیں۔ مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اسلامی احکام کی کوئی قدر نہیں کرتے۔ اور اسلام کو [illegible] سمجھتے ہیں ؛

پس حضرت مرزا صاحب کی خلافت کا سوال ہمارے لئے اصولی سوال ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی کی خلافت ہمارے لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہاں ترک چونکہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے قائل ہیں۔ اسلئے حضرت مرزا صاحب کے اس ارشاد کے ماتحت کہ ؎

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم

ہمیں ان کی تکالیف سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ہم اپنے اصول کو قائم رکھتے ہوئے ان کی بھلائی اور بہتری کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ اسی اصل کے ماتحت ایڈریس میں ٹرکی کے متعلقہ معاملات کی طرف گورنمنٹ کو ایسی صفائی اور عمدگی کے ساتھ توجہ دلائی گئی ہے کہ متین اور سنجیدہ اخبارات مثلاً پیسہ اخبار۔ علی گڈھ گزٹ وغیرہ نے قوت استدلال کا نہایت کھلے طور پر اعتراف کیا ہے۔ اور خود قومی رپورٹ نے جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ :۔

"اسمیں شک نہیں کہ وفد نے ترکی گورنمنٹ کی حمایت کا حق بہت دلیری اور جرأت سے ادا کیا ہے اور اس کے دلائل نے لارڈ ریڈنگ کو پریشان کر ڈالا۔ قادیانی وفد نے ترکی حکومت کی تائید میں جو حملہ یورپ پر اس کے اتحادیوں اور دولت برطانیہ پر کیا ہے۔ یقیناً بہت زبردست ہے۔ جو شخص وائسرائے کی جوابی تقریر کو پڑھیگا۔ وہ ضرور اس بات کا قائل ہو گا۔ کہ وائسرائے نے وفد قادیان کے حملہ کو رد کرنے کی کوشش میں کچھ مجموعی کامیابی حاصل نہیں کی"

حجاز کے متعلق سوال کو ایڈریس میں جس زبردست طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"اسی سلسلہ میں وفد قادیان نے ایک اور تیر پھینکا ہے۔ جس سے یورپ کی سیاسی چال کے کلیجے میں سوراخ پڑ گئے ہیں"

پس ہم ترکوں کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سے ہمیں دریغ نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی ہم سے یہ توقع رکھتا ہے کہ ہم "خلافت ترکی" کے بھی قائل ہو جائیں۔ تو سراسر فضول ہے۔ کیونکہ یہ ہمارے مذہبی اعتقادات کے قطعاً خلاف ہے ؛

آواگون کے عقیدہ کو ترک کرنے کی ضرورت

اخبار "بندے ماترم" دیسی ریاستوں کے ظلم وستم کی داستان بیان کرتا ہوا ریاستی ہندوؤں کے مظالم کو خاموشی سے برداشت کرنے کی یہ وجہ قرار دیتا ہے کہ:۔

"ہندو جو آواگون (تناسخ) کو ماننے والے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ایک واحد شخص کو لاکھوں آدمیوں کی جان و مال اور عزت پر تصرف حاصل ہوتا ہے تو یہ بے وجہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس کے پورو جنم (گذشتہ زندگی) کے کرم اس کو اس پدوی (درجہ) کا مستحق ٹھہراتے ہیں۔ اس لئے ایک راجا کے احکام کو شردھا (اخلاص) سے ماننا ایشور یہ آگیا (خدائی حکم) کو ماننا سمجھا جاتا ہے"

اگر یہ وجہ ٹھیک ہے اور ضرور ٹھیک ہونی چاہیئے۔ تو قبل اس کے ریاستوں کے مظالم کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ ہندوؤں سے آواگون کا عقیدہ چھڑانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو مانتے ہوئے جہاں وہ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ راجا کو ان پر بغیر کسی وجہ کے تصرف حاصل ہے وہاں انکی سمجھ میں یہ بات بھی نہیں آسکتی کہ انکو جو تکالیف اور دکھ پہنچتے ہیں۔ وہ بھی بلا وجہ ہیں۔ بلکہ وہ جس طرح یقین رکھتے ہیں کہ راجا کو "پورو جنم کے کرم" کی وجہ سے ان پر قبضہ و تصرف کا درجہ حاصل ہوا ہے۔ اسی طرح انکو "پورو جنم کے کرم" کی وجہ سے وہ حالت نصیب ہوئی ہے۔ جس میں انکی زندگی بسر ہوتی ہے۔ اسمیں راجا کا کچھ دخل ہی نہیں۔ اگر انکی پہلی زندگی کے عمل اچھے ہوتے۔ تو وہ اچھی زندگی بسر کرتے۔ آرام میں رہتے۔ مظالم نہ سہتے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہے۔ اسلئے ان کے اعتقاد کے رُو سے یہ "پورو جنم کے کرم" کے باعث ہے۔ اور جب تک ان کرموں کی سزا پوری نہ ہولے ممکن نہیں کہ ان کی تکالیف دور ہو سکیں۔

ان حالات میں تناسخ کے ماننے والوں کو یہ سمجھانا کہ کوئی ایسا بھی طریق ممکن ہے۔ جس سے انکی تکالیف دور ہو سکتی ہیں۔ وہ مظالم سے بچ سکتے ہیں اور آرام کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ قطعاً ناممکن ہے۔ اسلئے ان کی حالت سدھارنے کے لئے ضروری ہے کہ آواگون کے عقیدہ کو ان کے دلوں سے دور کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ یہ ہندو دہرم کا ایک بڑا ناسنگا ہے جسکو دوسری کئی ایک سنسکاروں کی طرح باقی نہیں رہنا چاہیئے۔ اور یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ انسان کوشش اور سعی سے بشرطیکہ وہ کوشش صحیح طور پر اور جائز طریق سے ہو۔ آرام و آسائش کی زندگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور دوسروں کے مظالم سے بچ سکتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آواگون ہندو مذہب کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ اور اسکو ترک کرنے کی وجہ سے ہندو دہرم میں بہت بڑا رخنہ پڑ جائیگا۔ لیکن جب اس دہرم کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں اور اس کے سوا چارہ بھی نہیں۔ تو ہندو اخبارات کو جرأت اور دلیری سے اس کام کو کر ڈالنا چاہیئے ؛

کیا اگر اور نہیں تو بندے ماترم جو کہ دیسی ریاستوں کے باشندوں کے مظالم سہنے کی وجہ آواگون تسلیم کرتا ہے۔ اس وجہ کو دور کرنے کی کوشش کریگا ؛

جھوٹ یا جاہلانہ غلطی

۱۷ر جون کے اہلحدیث میں "اُفق اسلام پر غبار" کے عنوان سے جو مضمون شایع ہوا تھا۔ اسکی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے ؎

صُبّت علیّ مصائب لو انہا
صُبّت علی الایام صرن لیالیا

اس کو مولوی ثناء اللہ نے عرب کے کسی مصیبت زدہ شخص کا شعر بتلا کر یہ ترجمہ کیا ہے کہ:۔

"مجھ پر وہ مصیبتیں آئی ہیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر آتیں تو تاریک رات ہو جاتے۔ مگر میں ایسا سخت دل اور مضبوط گردہ کا ہوں کہ مجھے کوئی بلا یا مصیبت کمزور نہیں کر سکتی۔ بلکہ میری ہمت بدستور قائم ہے"

یکم جولائی کے اشاعت عشری نے "خاتون محشر سے استہزاء یا تجاہل عامیانہ" کے عنوان سے اس شعر پر پونے دو کالم کا مضمون اس بنا پر لکھا ہے کہ:۔

"اس شعر کی مصنفہ علیا خاتون فخر مریم و عوا شفیعہ روز جزا بضعۃ الرسول حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا ہیں"

مولوی ثناء اللہ جو غلطی اور جھوٹ میں تمیز نہیں کیا کرتا اور جو سہو قلم کو بھی جھوٹ کہدیا کرتا ہے۔ جیسا کہ ان کے "کذبات مرزا" کے عنوان والے مضمون سے ظاہر ہے۔ بتائے کہ اس نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ جناب فاطمہ کے شعر کو عرب کے کسی مصیبت زدہ کا شعر بنا دیا یا یہ کہ اس کی غلطی ہے جو جہالت کی وجہ سے کی گئی۔ اور کیا ہم اُسے ثنائی اصل کے مطابق "ثنائی اکاذیب" میں ایک اور کا اضافہ کریں ؛

خطبۂ جمعہ

مکہ مکرمہ میں احمدیت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۲۴ر جون سنہ ۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

قرآن کا ہر لفظ پر حکمت ہے

قرآن شریف ایک ایسی بے نظیر اور اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے کہ اس کا کوئی لفظ اور کوئی شعشہ حکمت سے خالی نہیں۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں لفظ قرآن کریم میں قافیہ یا وزن کے لئے آیا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کوئی لفظ آتا ہے۔ وہاں ہی مناسب ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی سمجھ میں نہ آئے۔ لیکن جس شخص کو سو میں سے ۹۵ یا ۹۶ یا ۹۷ باتیں علیٰ قدر مراتب سمجھ میں آجائیں یا جس کو خود سمجھ میں نہ آئے۔ بلکہ سمجھنے والوں کو جانتا ہو۔ تو اسپر قیاس کرے کہ اگر میری سمجھ میں نہیں آیا تو میری غلطی ہے۔ آیات کے آخر میں جو لفظ آتے ہیں آیا وہ قافیہ کے لئے ہیں یا حکمت کے لئے۔ اس کا جواب اگر خود نہیں دے سکتا۔ تو وہ ان لوگوں کے علم کی بنا پر تسلی کر سکتا ہے۔ جو اس بات کو جانتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بیس مقامات سے واقف ہو۔ تو وہ تیس مقام کے واقف سے تسلی کر سکتا ہے۔ اور تیس کا واقف چالیس مقامات کے واقف سے اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں قافیہ بندی نہیں۔ بلکہ ہر ایک لفظ اپنے اندر حکمت رکھتا ہے۔

دنیا میں بہت تمہیدیں ہوا کرتی ہیں۔ جن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے بعد لوگ اپنا مضمون بیان کیا کرتے ہیں۔ مگر آج یہی مناسب ہے کہ میں تمہید باندھوں۔ اور چھوڑ دوں۔ ہر شخص خود غور کرے۔ اور اس علم کی بناء پر غور کرے۔ جو اسکو خدا نے سورہ فاتحہ کے متعلق دیا ہے۔ اور ان قربانیوں کے لئے تیار ہو جائے۔ جن کے لئے مسیح موعود کے وقت میں بلایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص سورہ فاتحہ پر یوں غور کریگا۔ کہ اگر قرآن میں کوئی لفظ قافیہ بندی کے لئے نہیں ہے تو کیوں ہے۔ اور اگر اس نکتہ کو مد نظر رکھ کر سورہ فاتحہ کو پڑھیگا تو آئندہ زمانے کے حالات کا اسپر انکشاف ہو گا *

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کا ظہور

اس کے بعد میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رویا ہے کہ آپ نے دجال اور مسیح کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا بعض دفعہ صرف مسیح کو اور بعض دفعہ صرف دجال کو پھر یہ بھی دیکھا کہ دجال خانہ کعبہ کے ارد گرد طواف کرتا تھا۔ اور مسیح کا اندر۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہی زمانہ ہے جس کا یہ نقشہ تھا عجیب بات ہے کہ اس زمانہ میں یہ سوال پیدا ہوا کہ عیسائیت حجاز میں اپنا تصرف جمانا چاہتی ہے جو کہ اب تک عیسائیت کے قبضہ سے باہر تھا۔ لوگ کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جانتا ہے کہ عیسائی مشنری اور حکومت اس علاقہ میں تصرف کرنا چاہتے ہیں۔ یا نہیں اگرچہ وہ لوگ منکر ہیں۔ جن کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر مسلمانوں میں یہی مشہور ہے۔ اور اس کے کسی قدر آثار بھی ہیں۔ لیکن خواہ یہ بات سچی ہو یا غلط۔ اتنی بات ضرور سچی ہے کہ حجاز کا ارد گرد عیسائیت کے اثر سے گھرا ہوا ہے یمن۔ بصرہ و بغداد۔ فلسطین وغیرہ کے علاقے غرض چاروں طرف سے کعبہ کا طواف عیسائیت کر رہی ہے اس سے پہلے وہاں اس کا اتنا اثر نہ تھا۔

مکہ میں احمدی

ابھی پچھلے دنوں ایک خط مکہ سے ملا ہے جس سے اس پیشگوئی کا مقصد واضح ہوتا ہے۔ مولوی میر محمد سعید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ امسال حج کے لئے جائیں۔ ان کی مدت سے خواہش تھی کہ عرب میں تبلیغ ہو۔ اب وہ بڑھاپے کے باوجود وہاں گئے ہیں۔ وہ اپنے اس خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ مکہ میں ۱۴ شخصوں نے بیعت کی ہے اور پچاس کے قریب بیعت کے لئے تیار ہیں۔ عرب میں احمدیت کی تبلیغ کا اسوقت شروع ہونا جبکہ عیسائیت کے متعلق آثار ہیں کہ وہ حجاز کا احاطہ کریگی۔ اور خدا کو چھوڑنیوالے اور مسیح کے جھوٹے مسیحی قبضہ کر لینگے۔ بتاتا ہے کہ اسوقت خدا تعالیٰ اپنے سچے مسیح کو وہاں قبضہ دیگا۔ اس مسیح کو جس کا آنا اسلام کی حفاظت کے لئے ضروری تھا۔ چونکہ ان دونوں باتوں نے ہونا تھا۔ اسلئے دکھایا گیا کہ ایک ہی وقت طواف کر رہے ہیں مگر ان دونوں کے طواف کرنے میں فرق ہے۔ مسیح دجال کا طواف باہر سے اور مسیح کا اندر۔ اس لئے کہ جب وہ چکر لگاتا لگاتا اس کے اندر دیکھے تو اسکو نظر آئے۔ کہ گھر محفوظ ہے۔

احمدیت کی طاقت

یہ بات یقینی ہے کہ احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت نہیں ٹھہر سکتی۔ آج تلوار سے نہیں۔ دلائل سے مذہب چلتا ہے۔ غیر احمدی خواہ کتنی ہی کمزور ہوں مگر تھوڑی بہت حکومت ان کی ہے جس پر انہیں ناز ہے۔ مگر ہمارے پاس کوئی بڑی حکومت تو کیا ایک ریاست بھی نہیں۔ باوجود اس کے عیسائیت کے پیرو خواہ کسی بڑی سے بڑی حکومت و بادشاہت اور پارلیمنٹ کے پادری ہوں۔ ہم کو ان پر فضیلت ہے کیونکہ قلوب کے فتح کرنے کے لئے جنگی بیڑے کی ضرورت نہیں اس کیلئے توپیں کام آسکتی ہیں نہ دماغ پر تصرف کرنے کے لئے جنگی رسالے کام آسکتے ہیں۔ یہ تو حق و صداقت ہے جسکو دل اور دماغ پر قبضہ کرنے کی طاقت دیگئی ہے اور یہ چیز خدا کے فضل سے احمدیت کے پاس ہے *

ہماری تدریجی ترقی

اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ عرب ابتدا ہی میں سارے کا سارا احمدی ہو جائیگا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ ترقی ہوگی۔ جب حضرت صاحب نے دعویٰ کیا تھا تو کس کو وہم تھا کہ اتنے بھی لوگ ساتھ ہو جائینگے جتنے کہ اسوقت اس مسجد میں بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب کے وقت کے آخری سالانہ جلسہ میں اتنے آدمی ہونگے۔ جتنے اسوقت میرے سامنے بیٹھے ہیں۔ حضرت صاحب اس جلسہ پر کو گئے اور واپس آگئے تو گھر میں فرمایا کہ اس دفعہ تو اس قدر لوگ

آئے ہیں کہ میں ان کی وجہ سے آگے نہ جا سکا یہ مسجد چھوٹی تھی۔ تو بازو کا حصہ باہر تھا۔ جو اب شامل کیا گیا ہے لیکچر میں میں نے دیکھا کہ اس سے زیادہ آدمی نہ تھے لیکن اب یہ حالت ہی کہ معمولی جمعوں میں یہ مسجد پُر ہو جاتی ہی۔

پس اسوقت عرب میں احمدیت بیج کی صورت میں ہے جو آہستہ آہستہ درخت ہو گا۔ اور پھر اس سے اور بہت سے درخت پیدا ہونگے۔

احمدیت کے پھیلنے کیلئے دو مضبوط قلعے

بچپن سے میرا یہ خیال ہے اور جس کا میں دوستوں سے بارہا ذکر بھی کیا ہے کہ میرے نزدیک احمدیت کے پھیلنے کے لئے اگر کوئی بڑا مضبوط قلعہ ہے تو مکہ مکرمہ ہے اور دوسرے درجہ پر پورٹ سعید۔ اگر کوئی شخص وہاں چلا جائے تو ساری دنیا میں احمدیت کو پہنچا سکتا ہے وہاں سے ہر ملک کا جہاز گذرتا ہے ٹریکٹ تقسیم کئے جائیں۔ اس طرح ایسے ایسے علاقوں میں حضرت صاحب کا نام پہنچ جائے جہاں ہم مدتوں نہیں پہنچ سکتے۔ مگر مکہ مکرمہ سب سے بڑا مقام ہے۔ وہاں کے لوگ ہمارے بہت کام آسکتے ہیں۔

بعض لوگ گھبراتے ہیں کہ یورپ کے مسلمان کسی طرح ... [illegible] مگر میں انکو کہتا ہوں کہ جب وہ لوگ پشتہا پشت سے ایک قسم کے خیالات میں پرورش پاتے ہیں تو ان کی آہستہ آہستہ تربیت ہوگی۔ وہ حالات کو آہستگی سے بدل سکتے ہیں۔ مگر جو لوگ مسلمان ہیں وہ چند سال میں ہو سکتے ہیں۔ پس میرے نزدیک یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی پیشگوئی کا ظہور ہے کہ جب وہاں دجالی فتنہ کا خیال ہوا۔ اسوقت وہاں اللہ تعالیٰ نے مسیح کے قدم کو جما دیا۔

اصحاب قادیان سے خطاب

اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بیماری اور کمزوری صحت اور ڈاکٹروں کے مشورے کے ماتحت میں پہاڑ پر انشاء اللہ جاؤں گا۔ میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو۔ بات بات پر جھگڑے نہ پیدا کرو۔ ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب ہے۔ اور خدا کا خانہ کم ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خصوصیت سے جھگڑے اسوقت رونما ہوتے ہیں جب میں باہر جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ آسمانی روک کا نتیجہ ہے یا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر اب کوئی نگرانی نہیں

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انھوں نے سلسلہ کو قبول کیا اور صداقت کے نشانوں کو دیکھا ہے۔ اور پھر ایک آدھ نشان نہیں۔ سینکڑوں نشانات کو دیکھا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود کیوقت ہی میں نشان نہیں دیکھے۔ بلکہ آپکے بعد سے اب تک دیکھ رہے ہیں۔ پھر اب وہ وقت کب آئیگا۔ جب اپنے اخلاق کو درست کرینگے اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں بیشک ایمان کے مدارج ہیں۔ اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اسکو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے خالی کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جنمیں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا۔ تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی۔ اور اسکو تباہ کر دیتی۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے۔ ابوجہل۔ نمرود۔ شداد۔ فرعون وغیرہ بڑے کافر تھے۔ مگر انہیں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا مگر صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات کے لئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کے لئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور ضروری ہے کہ اپنے فوائد کو قربان کریں۔ اگر اس درجے سے انسان ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی ہٹ جاتے۔ تو وہ ایمان کے درجے سے ہٹنے لگتا ہے۔

خدا کی نصرتیں

پس بڑی بات یہی جانے دو۔ کم از کم اقل درجہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ذاتی فوائد کو قربان کرو گے تو دیکھو گے کہ خدا کی نصرت کیا کریگی یہ نہ کہو کہ ہم خدا کی نصرت دیکھ رہے ہیں۔ نصرتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسروں کے طفیل۔ ایک اپنے ذریعہ۔ اب تک جو کچھ دیکھ رہے ہو یہ دوسروں کے طفیل سہی ہی لیکن اگر تم کو وہ نصرتیں ملیں۔ جو تمہاری ذات کے باعث ہوں تو پھر تم قیاس کر سکتے ہو۔ کہ ان کی کیا شان ہوگی مگر جب تم اپنی ذات کو اس قابل بناؤ گے تو پھر ذاتی نصرت ہی نہیں ملیگی۔ بلکہ ایک اور تیسری قسم کی نصرت حاصل ہوگی۔ جب جماعت کا کثیر حصہ ایسا ہو جائیگا تو پھر اور انعام ہونگے۔ وہ جماعت کا احسان ہو گا۔ لیکن تیسری قسم کا فیضان جاری نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے دو فیضان جاری نہ ہوں۔ اگر تم اخلاق کی درستی کرو گے اور اپنے حقوق کو دوسروں کیلئے چھوڑ دو گے تو دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فیضان کس شان سے آتے ہیں ؎

افسروماتحت کے فرائض

یہ مراحل دعا سے اور کوشش سے حاصل کرو اور دین کی خدمت میں لگے رہو۔ باہر والوں کے لئے نمونہ بنو۔ غریبوں سے پیار اور شفقت کرو۔ حاکم اپنے سے کسی کو کم نہ سمجھے۔ تمہاری حکومت طاقت سے نہیں تم میں سے کون ہی جو یہ کہے کہ وہ اپنی طاقت سے حاکم ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ایک نظام قائم کیا اور بہت سی گردنیں تمہارے آگے جھکا دیں۔ یہ غلطی ہوگی۔ اگر کوئی سمجھے کہ اس کی طاقت یا حکمت سے اسکو حکومت مل گئی۔ افسروں کا فرض ہی کہ وہ اپنے آپ کو خادم سمجھیں اور محبت و پیار کا سلوک کریں۔ افسر یاد رکھیں کہ انکو حکومت یا افسری محض خدا کی طرف سے احسان کے طور پر ملی ہے۔ اور یہ تبھی تک قائم رہیگی جب تک کہ وہ جھکے رہینگے۔

اسی طرح ماتحت یاد رکھیں کہ ان پر حکومت طاقت دنیاوی سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دی ہے اور خدا جن کو افسری دیتا ہے۔ انکی مدد بھی کرتا ہے جو انکے مقاصد میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ خدا ان کو تباہ کر دیتا ہی۔

افسر خدا کا شکر کریں کہ انکی آواز کو با اثر بنایا مگر وہ اس کے باعث بے جا فخر سے کام نہ لیں اور غریبوں کے لئے آزار کا موجب نہ ہوں کیونکہ افسری ان کی اسی لئے ہے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی خدمت کریں اور جو کسی کے ماتحت کام کرتا ہے وہ نہایت تن دہی اور فرمانبرداری سے کام کرے۔

یہ سلسلہ روحانی ہی جس کی حکومت جبر سے نہیں۔ ریاست کے پاس تلوار ظاہری ہوتی ہی۔ مگر اس کے پاس خدا کی تلوار ہی پس دونوں پر خدا کا احسان ہے۔

میں دونوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ امن سے رہیں۔ شر و فساد کی راہوں سے بچیں۔ جو لوگ خدا کے لئے اپنے آپ کو گرائینگے انکو جو عزت ملیگی۔ وہ ہمیشہ رہنے والی ہوگی۔ جس کو کوئی نہیں لے سکیگا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ آپ کو اپنا مخلص بندہ بنائے۔ اور آپ کا انجام بخیر کرے ؎

ایک نہایت ضروری گذارش

تالیف و اشاعت کا بُک ڈپو

ہمارے اکثر احباب کو بجا طور پر یہ شکایت ہے کہ کتب کی اشاعت کا انتظام ٹھیک نہیں۔ اور ضروری کتب مثلاً تقاریر جلسہ۔ ترجمہ قرآن وغیرہ کی اشاعت میں ضرورت سے زیادہ دیر لگ جاتی ہے اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نایاب کتب کو دوبارہ چھپوانے کا سوال درپیش ہے۔ مگر اس میں مالی مشکلات بہت بڑی روک ہیں جن کا حل صرف ایک ہی طرح ہو سکتا ہے کہ اس صیغہ کے بک ڈپو کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی فروخت کا باقاعدہ انتظام کیا جائے۔ اور اس طرح جو آمد ہو۔ اس سے نئی کتابیں چھپوائی جائیں ۔

اسوقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سی کتابیں ڈپو میں ایسی پڑی ہیں۔ جن کو شایع ہوئے مدت ہو چکی ہے۔ مگر اب تک ان کی فروخت کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اس صورت میں چونکہ نئی کتابوں کا شایع کرنا بہت سی مشکلات اپنے رکھتا ہے۔ اس لئے میں نے بک ڈپو کا از سر نو انتظام کیا ہے۔ اور اگر احباب نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو وہ دیکھیں گے۔ کہ سلسلہ کی اشاعت میں انشاء اللہ کس قدر ترقی ہوتی ہے۔

اسوقت تین باتیں قابل توجہ ہیں:-

اوّل یہ کہ ہمیں بک ڈپو کے مستقل خریداروں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے تحریک کی گئی تھی مگر بہت کم احباب نے توجہ کی ہے۔ پس آپ ایک تو بک ڈپو کے خود مستقل خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو خریدار بنائیں ۔

(۲) تمام کتابوں کے آرڈر ہمیں بھیجے جائیں۔ کتابیں تو آپ ضرور منگواتے ہیں۔ پھر کیوں نہ آپ ہم سے منگوا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ کتابیں حاصل کرنے کے علاوہ سلسلہ کی بھی مدد کریں۔ اسی کو "ہم خرما و ہم ثواب" کہتے ہیں۔

آپ کو سلسلہ کی جس کتاب کی بھی ضرورت ہو۔ آپ ہمیں اطلاع دیں۔ انشاء اللہ ہر آرڈر کی فوری تعمیل کی جائیگی۔ اور فوری تعمیل نہ ہونے پر اگر مجھے معلوم ہوا تو میں اہل صیغہ کو مسئول ٹھہراؤں گا ۔

(۳) پارہ قرآن انگریزی اور اُردو کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جب تک پہلے پارہ کی اشاعت نہ ہوگی باقی پارے شائع ہونے مشکل ہیں۔ پس احباب ترجمہ قرآن کے مستقل خریدار بہم پہنچائیں۔ اور پہلا پارہ خرید کر تقسیم کریں۔

مَیں نے یہ مختصراً عرض کر دیا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ دوست اس معاملہ کی اہمیت کو سمجھ کر امداد کے لئے فوراً کوشش شروع کر دینگے ۔

زین العابدین۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

ترک موالات اور احکام اسلام

کا

انگریزی ترجمہ

اس عظیم الشان تصنیف کے اُردو ایڈیشن کا ختم ہو جانا احباب کو بہت ناگوار تھا۔ وہ یہ سُنکر یقیناً خوش ہونگے۔ کہ اب اس کا انگریزی ترجمہ بھی شایع کیا گیا ہے ۔

یہ کتاب عمدہ اور ولایتی کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ جو ہمیں کسی جگہ سے سستا ہی مل گیا تھا اسلئے قیمت صرف ۴ر فی کاپی رکھی گئی ہے یہ مضمون کسی کی تعریف کا محتاج نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا نام ہی کافی ہے۔ احباب جلد منگوائیں۔ تاکہ ختم ہو جانے پر انھیں افسوس نہ کرنا پڑے ۔

زین العابدین
ناظر تالیف و اشاعت قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

تریاق چشم ۴ر

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم گکروں کو زائل کر تا سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا۔ اور چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کی وجہ سے نہ کھلتی ہوں یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں یا کثرت سے پھنسیاں (گونہ ترکیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو یا گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو یا دھند اور غبار (جو گکروں) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں۔ تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزاء نہایت لطیف اور نایاب ہیں اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے اور وہ بھی قلیل مقدار میں۔ کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا۔ اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں اور کہ اشتہاری داؤں سے اس طرح نفرت ہے جس طرح مسلمانوں کو خنزیر سے۔ کثیر مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے۔ اور راولوں (جوگیوں) کو گھر بلا کر رکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کے استعمال سے بکلی صحت یاب ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مدت کے بیمار تھے۔ اور تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کی بجائے پچیس روپے فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک شبہ ہو تو مندرجہ ذیل سے دریافت کر سکتے ہیں:-

(۱) خان اکرم علی خان صاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب ۔ (غیر احمدی)

(۳) لالہ رام سرنداس صاحب پلیڈر۔ گجرات۔
(۳) چوہدری جلال خان صاحب نائب تحصیلدار محال گجرات (غیر احمدی)
(۴) منشی سید محمد صاحب مختار عدالت کلکٹری بدایوں (روھیل کھنڈ) غیر احمدی
(۵) خان آصف علیخان صاحب سب انسپکٹر پولیس امرتسر (غیر احمدی)
(۶) خان شاہ نواز خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات (〃)
(۷) مرزا سردار بیگ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر۔ گجرات (〃)
(۸) مولوی عبد الحق صاحب محافظ دفتر فارسی 〃 (〃)
(۹) مرزا احمد دین صاحب ریٹائرڈ صاحب بہادر مجسٹریٹ درجہ اول گجرات (〃)
(۱۰) منشی برکت علی صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گجرات (〃)
(۱۱) چوہدری مرزا خانصاحب انچارج روپے کمپنی شاہ گیجی کیمپ فیلڈ ۳۴ (غیر احمدی)
(۱۲) حاجی چوہدری غلام قادر صاحب چاک پنیا ڈاکخانہ نوشہرہ۔ ضلع گوجرات (غیر احمدی)
(۱۳) مسٹر امام الدین صاحب مسیحی مشنری نیشنل میڈیکل ہال جلالپور
(۱۴) لالہ کرپا رام صاحب جوڈیشل تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
(۱۵) مکرم میاں مولا بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخ پور۔ گوجرات (احمدی)
(۱۶) بابو محمد صادق صاحب کلرک دفتر ملٹری اکونٹس لاہور (احمدی)
(۱۷) مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور ریڈر صاحب بہادر پولیس (احمدی)
(۱۸) منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس سپلی بھیت احمدی
(۱۹) بابو اللہ دتہ صاحب پوسٹل کلرک چھاؤنی دارو دنی احمدی
(۲۰) منشی حسن خانصاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ جناب 〃
اسکے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں

پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اسپر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے۔ ہاں اگر خدا نخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں کہ حلفیہ قسم بذریعہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپے۔ محصولڈاک ۶/

المشتہر۔ خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم۔ گورمی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب

روغن مسیحائی ۲/

یہ روغن مسیحائی ایجادہ کردہ مولوی انوار حسین خان صاحب احمدی رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے ۱۰ سال تجربہ کیا ہے۔ جو مرض سل میں نہایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے۔ علاوہ اس کے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسوقت جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں موجود رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ صر ۶ ماشہ ۱۲ - ۳ ماشہ ۴/

المشتہر
سید عزیز الرحمن قادیان

عشق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکمائے نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے اعجاز نما خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے مستورات کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور نکس جامیکا سے سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں ۴ کے ٹکٹ روزانہ فرمائیں۔ اس کا نام ہمنے دربے بہا رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فیدرجن ۲/

المشتہر - سید عزیز الرحمن قادیان

مفرح نوری ۴/

یا الٰہی خیر   یا الٰہی خیر

یہ گولی مرکب ہے۔ مفصلہ ذیل امراض کے لئے بے نظیر ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ دق۔ زردی رنگ۔ تنگی نفس۔ درد مفاصل۔ استسقا۔ درد سینہ۔ محلل ریاح و جاذب رطوبت ہے۔ گرمی۔ جذام و دیگر زخموں کو بہت جلد صحت پر لاتی ہے۔ علاوہ ان کے معدہ جگر و دماغ کے لئے بہت مفید ہے۔ اور قوت اعضاء رئیسہ کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ خوراک ایک گولی صبح اور ایک شام۔ کھانے کے ۱۵ منٹ بعد۔

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ سوتی و ریشمی موجود ہیں۔ کلاہ زری سچا طلاء و جھوٹا ہر ایک قسم کے یہاں مل سکتی ہیں

المشتہر۔ احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

ہم ۳/

میرٹھ کی مشہور قینچیاں۔ چاقو۔ ٹوپی وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں۔ تمام احمدی دوست عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کرکے امتحان کریں۔

مینیجر احمدی کمرشل ہاؤس میرٹھ یو۔ پی

بنارسی تحفے ۵/۱۲

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے۔ کمخواب۔ ہمیانی۔ کانسی۔ سلک موزے سلک گوٹہ پٹھکے۔ ریشمی۔ بنارسی پائیدار فینسی چوڑیاں۔ لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فراہم کئے جاتے ہیں۔ ایک بار آزمائش کی ضرورت ہے۔ فہرست کارخانہ طلب فرمائیے۔ اور آرڈر کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۵/۱۲

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ باریک خوشنما چمکیلے اور پائیدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۲ فی انگوٹھی۔ اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو ایسی انگوٹھی جس پر پوری سورۃ حل اتیٰ تحریر ہے ۴ مع نام ۱۰

ملنے کا پتہ:۔ شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

ہندوستان کی خبریں

وائسرائے کی تازہ تقریر یو۔پی لبرل لیگ کے وفد کو جواب
۷ر جولائی کو حضور وائسرائے کی خدمت میں یو۔پی لبرل لیگ کا وفد پیش ہوا۔ وفد نے پنجاب اور خلافت کا سوال [illegible] کی کونسل میں ذمہ وار عنصر کا داخلہ اور زیادہ ہندوستانیوں کا بری وبحری فوج میں لئے جانا اور گورنمنٹ کی پرانی پالیسی کا بے چینی کا موجب ہونا وغیرہ مسائل پیش کئے۔ وائسرائے بہادر نے ان سوالات کے جواب میں پنجاب کی قابل افسوس غلطیوں کو تسلیم کر کے ان پر افسوس کیا۔ اور فرمایا کہ مارشل لا کے قیدیوں کے متعلق جلد اپنے نتائج شائع کروں گا۔ معاہدہ ترکی میں ترمیم کئے جانے کے لئے کوشش جاری ہے۔ نوآبادیوں میں ہندوستانیوں کے جانے میں جو روکاوٹیں ہیں۔ ان کے دور کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔ موجودہ صورت گورنمنٹ عارضی ہے۔ اور مزید ترقی ہندوستانیوں کے تعاون کرنے پر منحصر ہے۔ فوج میں ہندوستانیوں کے لینے میں احتیاط فوج کے اعلیٰ معیار میں فرق نہ آنے کے باعث ہے۔

سوداگران پارچات کو مسٹر گاندھی کا الٹی میٹم
تھوک فروش سوداگران پارچہ مسٹر گاندھی کی تازہ ترین یعنی غیر ملکی مال کو بائیکاٹ کرنے کی تحریک سے بے چینی محسوس کر رہے ہیں حال ہی میں مسٹر گاندھی اور سوداگران پارچہ کے درمیان سرسری مشورہ ہوا۔ جسمیں مسٹر گاندھی نے سوداگروں کو ایک ماہ کی مہلت دی۔ کہ اس عرصہ میں وہ اپنا سابقہ مال نکال دیں۔ اور اپنے آرڈر منسوخ کرا دیں۔ اگر تم نے دو ماہ تک غیر ملکی کپڑے کا کاروبار نہ چھوڑا۔ تو تمہاری دوکانوں پر پہرہ لگنا شروع ہو جائیگا۔ بعض سوداگروں نے اس مطلب کے اقرار نامہ پر دستخط کر دئے ہیں کہ ہم غیر ملکی کپڑا نہیں منگائینگے۔ باقی مستقبل کو بڑی تشویش کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اسوقت غیر ملکی کپڑے کی ۷۵ ہزار گانٹھیں جن کی قیمت ۱۵ کروڑ کے قریب ہے بندرگاہ میں اتری پڑی ہیں۔ اور اس کے علاوہ بہت سا غیر ملکی کپڑا دوکانوں میں بھی موجود ہے۔

خالصہ کالج امرتسر
شملہ ۷ر جولائی۔ وزیر ہند نے انڈین ایجوکیشنل سروس میں کے لئے یورپین پروفیسر مسٹر اے سی ہارڈی کو مستقل طور پر خالصہ کالج امرتسر میں پروفیسر تاریخ مقرر کرنے کی منظوری دیدی ہے۔

پرنس آف ویلز کی آمد کے متعلق سرکاری اطلاع
شملہ ۸ر جولائی۔ حضور پرنس آف ویلز کے دورہ کے متعلق جو مجلس مشاورت مرتب ہوئی ہے۔ اس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جسمیں حضور پرنس آف ویلز کو خیر مقدم کرنے کی تجویز لالہ ہرکشن لال نے پیش کی جو متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

شرح محصول
شملہ ۸ر جولائی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ ممالک غیر کا محصول ہر پانچ شلنگ یا اس سے کم رقم کے لئے ایک روپیہ بارہ آنہ ہوگا۔

مسز اینی بسنٹ
مدراس ۷ر جولائی۔ مسز اینی بسنٹ تھیاسوفیکل سوسائٹی کی مزید سات سال کے لئے صدر منتخب ہوئی ہیں۔

مسٹر گاندھی اور حضور پرنس آف ویلز
مسٹر گاندھی نے اپنے اخبار ینگ انڈیا میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان ایک ایسے نظام حکومت کے نمائندے کا خیر مقدم نہیں کرتا۔ جس سے اس کی جان عذاب میں آئی ہوئی ہے۔ اگر شاہزادہ ولیعہد باوجود اس بات کے کہ ہندوستان اس کا بالکل خواہاں نہیں زبردستی تشریف لائینگے۔ تو انکی تشریف آوری پر اسی قسم کی ہڑتال ہوگی۔ جیسی کہ ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری پر ہوئی تھی۔

فسادات مالی گاؤں کا نتیجہ
بمبئی ۷ر جولائی۔ فسادات مالی گاؤں کے متعلق حکومت بمبئی نے ۴۰۰۰۰ روپے سے زیادہ کے خرچ پر ایک سال کے لئے شہر مذکور میں ایڈیشنل پولیس کا تقرر منظور کیا ہے۔ یہ رقم مسلمانوں پر ٹیکس لگا کر وصول کی جائیگی۔

عدن کی ہندوستان سے علیحدگی
تجویز کیا جا رہا ہے کہ عدن کو ہندوستان کی حکومت سے علیحدہ کر کے نوآبادیات کے دفتر کو سپرد کر دیا جائے۔ اس پر امپیریل انڈین سٹیزن شپ ایسوسی ایشن نے سخت اظہار ناراضی و اختلاف کیا ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ عدن کا انتظام بدستور گورنمنٹ بمبئی کے ماتحت رکھا جائے۔

لائسنس دینے سے انکار
سوامی شردھانند گورنر گورو کل کانگڑی نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجنور کو لکھا تھا۔ کہ گورو کل کے اسسٹنٹ گورنر کو گورو کل کے خزانہ کی حفاظت کے لئے بندوق کا لائسنس دیا جائے لیکن مجسٹریٹ نے لائسنس دینے سے انکار کیا ہے۔

فسادات علیگڈھ
علی گڈھ ۷ر جولائی۔ مسلم یونیورسٹی کی تعلیم بدستور جاری ہے۔ اسپر شہر کے بلووں کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

۲۵ گرفتاریاں
لکھنؤ ۷ر جولائی۔ صدر علی گڈھ ریفارم لیگ کا تار ہے کہ کل ۲۵ گرفتاریاں عمل میں آئی تھیں۔ کمشنر اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل آج پہونچے۔ بازار ابھی تک بند ہے۔

فساد علیگڈھ کے متعلق حکیم اجمل خان کا بیان
دہلی ۹ر جولائی۔ حکیم اجمل خان نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ مجھے علی گڈھ میں جو شہادتیں ملی ہیں۔ ان سے بہت سی ایسی باتوں کی تردید ہوتی ہے۔ جو سرکاری بیان میں درج ہیں۔

خلافت کی تحقیقاتی کمیٹی کو صوبہ سرحد میں داخلہ کی ممانعت
صوبہ سرحد کے واقعات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے سنٹرل خلافت کمیٹی نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ وہ لاہور سے سوار ہو کر بنوں کی طرف گئی۔ جب گاڑی ماڑی انڈس میں پہونچی۔ تو کپتان میلم اسسٹنٹ کمشنر نے کمیٹی کے ممبروں کو قانون تحفظ ہند کے ماتحت ایک تحریری حکم دیا۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ ممبران کمیٹی صوبہ سرحد میں داخل نہ ہوں۔ ممبران کمیٹی کو اسسٹنٹ کمشنر نے یہ بھی کہا کہ جب تک آپ لوگ ٹرین کا

انتظار کرتے ہیں۔ اسوقت تک آپکی نقل و حرکت کی نگرانی کی جائے۔

الہ آباد سے دارالحکومت کی علیحدگی الہ آباد۔ ۹ر جولائی۔ مسٹر شیو جرن لعل ممبر کونسل صوبجات متحدہ کے زیر صدارت باشندگان الہ آباد کا ایک جلسہ سٹوہال میں ہوا۔ اس امر کے خلاف اظہار ناراضگی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ الہ آباد سے رفتہ رفتہ دارالحکومت اٹھایا جا رہا ہے۔

حادثہ چاندپور کے متعلق کانگریس کمیٹی کی رپورٹ کانگریس کمیٹی چاندپور کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے جو غیر سرکاری کمیٹی مقرر کی تھی اس نے اپنی رپورٹ شایع کردی ہے اسمیں لکھا ہے۔ کہ قلیوں کو مع ان کے بیوی بچوں کے سرکاری افسروں کی موجودگی میں دیدہ دانستہ اور سخت زدو کوب کیا گیا ہے۔ ان سرکاری افسروں نے یہ معلوم کرنے کی پرواہ نہ کی۔ کہ ان کو کیا کیا چوٹیں آئی ہیں۔ اور کتنی طبی امداد کی ضرورت ہے۔ یہ امر واقعہ کہ باہر کے لوگوں کو آنے سے روکنے کے لئے پولیس کی گاردیں مقرر کرنے میں خاص احتیاط کی گئی تھی۔ اور اس ظالمانہ فعل کے آغاز سے پہلے سٹیشن کے لمپ گل کردئے گئے تھے۔ ظاہر کرتا ہے کہ ان غریبوں کو زدو کوب کرنے کی تجویز ان افسروں کے درمیان ایک کانفرنس کے بعد کی گئی تھی۔ جو اس موقعہ پر موجود تھے۔ اس حادثہ کے ذمہ وار مسٹر ڈپٹی کمشنر اور مسٹر بامداس ہیں۔ کمیٹی یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔ کہ اس سے پہلی رات کو سب ڈویژنل افسر پر حملہ ہوا تھا۔ وہ بالکل بلا اشتعال تھا۔

بمبئی کونسل میں شراب نوشی بند کرنے کا قانون بمبئی ۹ر جولائی۔ ایک سرکاری ممبر نے اس مطلب کا ایک مسودہ قانون بمبئی کونسل میں پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ کہ صوبہ بمبئی میں شراب نوشی کی بالکل ممانعت کردی جائے۔

آل انڈیا کانگرس کا اجلاس۔ الہ آباد ۱۰ر جولائی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۸ر جولائی کو لکھنو کی بجائے بمبئی میں ہوگا۔

ممالک غیر کی خبریں

آئرلینڈ میں صلح کی امیدیں مسٹر ڈی ویلرا اور مسٹر گرفتھس کے ساتھ جنوبی آئرلینڈ کے قدامت پسندوں کی کانفرنس آج ڈبلن میں شروع ہوئی۔ مسٹر ڈی ویلرا کی آمد پر نعرۂ تحسین بلند کئے گئے۔ لارڈ میر ڈبلن نے میونسپلٹی میں تقریر کرتے ہوئے اس کانفرنس کا حوالہ دیکر کہا کہ اب امن کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ کانفرنس ۸ر جولائی تک ملتوی ہوگئی ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ باتوں کا تصفیہ بھی ہوگیا ہے۔

جنرل سمٹس آئرلینڈ میں لنڈن ۵ر جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل سمٹس ڈی ویلرا سے ملنے کے لئے آئرلینڈ گئے ہیں۔ وہ اخباری قائم مقاموں اور فوٹوگرافروں سے بچنے کے لئے بڑے خفیہ طریق سے ڈبلن گئے یہاں تک کہ جو سن فائن لیڈر انھیں ملنے آئے تھے وہ ان سے نہ مل سکے۔

آئرلینڈ میں فوجی کارروائی کا التوا لنڈن ۵ر جولائی۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ کل کی ڈبلن کانفرنس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک صلح کی گفت و شنید جاری ہے۔ آئرلینڈ میں دونوں طرف کی فوجیں کسی قسم کی کارروائی نہ کرینگی۔

امیر فیصل بصرہ میں لنڈن۔ یکم جولائی۔ ۲۸ جون کو امیر فیصل بصرہ پہونچ گئے جہاں نہایت ہی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ انھیں انکی قیام گاہ پر جلوس کے ساتھ لے گئے۔ سڑکوں کو نہایت ہی آراستہ کیا گیا تھا۔

آذربائیجان کا وفد بیان کیا جاتا ہے کہ آذربائیجان کی خود مختاری کے تحفظ کی کمیٹی نے ایک وفد ترتیب دیا ہے۔ یہ علاوہ ترکی ایران مصر افغانستان جانے کے ہندوستان بھی آئیگا وفد اسلامی دنیا کو بالشویکی کے مظالم سے آگاہ کرنے کے لئے سفر پر روانہ ہوا ہے۔

ٹراٹسکی کی چٹھی مصطفٰے کمال پاشا کے نام لنڈن ۴ر جولائی۔ ریول کا تار مظہر ہے کہ ٹراٹسکی نے مصطفٰے کمال پاشا کے نام ایک پرائیویٹ خط بھیجا ہے۔ جسمیں لکھا ہے کہ وہ مشترکہ دشمن برطانیہ سے گفتگوئے مصالحت نہ کریں۔

شاہ و ملکہ بلجیم کا خیر مقدم لنڈن میں لنڈن ۴ر جولائی (رائٹر کا خاص تار) گذشتہ جنگ عظیم میں برطانیہ نے بلجیم کو جو مدد دی۔ اس کے سرکاری طور پر اظہار شکریہ کے لئے شاہ و ملکہ بلجیم نے انگلستان کی سیاحت کی ہے۔ بمقام ڈوور شاہزادہ ویلز نے ان کی ملاقات کی۔ اور وکٹوریہ اسٹیشن پر ملک معظم و ملکہ معظمہ ملکہ الگزینڈرا ڈیوک آف یارک۔ شہزادی میری۔ مسٹر لائیڈ جارج مارکوئیس کرزن ارل بیٹی وغیرہ نے استقبال کیا۔ جلوس قصر بکھنگم میں نعرہ ہائے مسرت کے ساتھ لیجایا گیا۔

بیماری کے اثر سے چوری کی خواہش نیویارک کی پولیس کورٹ میں ایک عورت سے جسپر نقب زنی کا الزام لگایا گیا تھا کہا مجھے میری بیماری نے ایسا کردیا۔ ڈاکٹر نے اسے سرٹیفکیٹ دیا تھا کہ اسے ایسی مرض کی شکایت ہے۔ کہ جس سے بعض اوقات اسے مجرمانہ حرکات کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ مجسٹریٹ نے اسے رہا کردیا تاکہ اپنا علاج کرائے۔

ایران کے شمالی محاذ سے برطانی افسران کی واپسی طہران ۵ر جولائی۔ زنجان۔ رشت اور صوبہ مزندران سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ایرانی باغی فوجیں سرگرم ہیں۔ اور کہ استرآباد میں ترکمان بھی سرگرم ہیں بالشویک ایک مخالف بالشویک ارمنی جمعیت پر حملے کر رہے ہیں جس کا اب تک زنجیر در پر قبضہ ہے۔ ایران کے شمالی محاذ سے تمام برطانی افسران چلے آئے ہیں۔

برطانیہ اور امریکہ کا مقابلہ۔ انگلستان کے پاس اسوقت ۲۹ زمین دوز کشتیاں ہیں اور آٹھ تیار ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے پاس ان تباہ کن جہازوں کی تعداد ۱۰۷ ہے۔ اور ۱۲۔ اور بن رہے ہیں۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)